بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، أَمَّا بَعْدُ:

110: اہل سنت کے عملی طریقے کا بیان (حصہ پنجم)۔

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام الامام ابو العباس احمد ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ، اس پیاری کتاب کی شرح کا درس جاری ہے۔

اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں اور ہم بات کر رہے ہیں اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول کی یا اصول اہل السنۃ کی اور ہم پہنچے تھے شیخ الاسلام کے اس جملے پر: "والإجماع هو الأصل الثالث الّذي يعتمد عليه في العلم والدين" (اور اجماع تیسرا اصول ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے علم میں اور دین میں)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یعنی اس جملے کا مقصد یہ ہے کہ اجماع تیسری دلیل ہے کیونکہ اصول احکام کے جو دلائل ہیں جن پر اصول قائم کیے جاتے ہیں وہ تین ہیں:

(۱) پہلا اصول کتاب ہے۔ (۲) دوسرا سنت ہے۔ (۳) اور تیسرا اجماع ہے، اس لیے "أهل الكتاب والسنة والجماعة" کہا جاتا ہے۔

یہ تین اصول ہیں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے علم پر اور دین پر، کتاب اور سنت جو ہے یہ دو اصول جو ہیں یہ ذاتی اصول ہیں یعنی ان دونوں اصولوں کو ثابت کرنے کے لیے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں پڑتی یہ ذاتی طور پر اصول ہے، اور جو اجماع ہے یہ ذاتی اصول نہیں ہے یہ کسی اپنی دلالت کو ثابت کرنے کے لیے اور چیز کی اس کو ضرورت ہے (یہ مطلب ہے شیخ صاحب کے اس قول کا یعنی کسی اور اصول پر مبنی ہے اجماع "إذ لا إجماع إلا بكتاب أو سنة" (اجماع بغیر کتاب اور سنت کے ثابت نہیں ہے)۔

کتاب اور سنت اصول ہے جس کی طرف لوٹا جاتا ہے یعنی کتاب اور سنت دلیل ہے اس کے بہت سارے دلائل ہیں قرآن اور سنت میں اُن میں سے چند کا ذکر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کیا ہے۔

فرق جانتے ہیں قرآن اور سنت اور اجماع کا دلالت کے اعتبار سے؟ جو قرآن اور سنت ہیں یہ ذاتی طور پر اصول ہیں اور جو اجماع ہے اگر دلیل نہ ہوتی قرآن اور سنت میں اجماع کی تو اجماع جو ہے وہ کبھی بھی دلیل یا اصول نہ ہوتا جس پر اعتماد کیا جائے اور دلالت لی جائے یا دلیل کے طور پر بیان کیا جائے۔

اب قرآن اور سنت جو ہے یہ اصول ہیں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے علم اور دین میں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورۃ النساء آیت نمبر 59 میں: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ إلي آخر الآية (اگر تمہارا تنازع ہو جائے اختلاف ہو جائے کسی چیز میں (شریعت کے تعلق سے کسی چیز میں) ﴿فَرُدُّوهُ﴾ اسے واپس لوٹاؤ ﴿إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف)۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ إلي آخر الآية: سورۃ المائدۃ آیت نمبر 92 میں اور قرآن مجید میں کئی جگہ پر پیغام موجود ہے۔

سورۃ الحشر آیت نمبر 7 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (جو کچھ تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اُس چیز سے رُک جاؤ)۔

سورۃ النساء آیت نمبر 80 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (جس نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی اطاعت کی ہے تو یقیناً اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہے)۔

اس کی کچھ تفصیل آگے آئے گی ان آیات کی اور دلالت کیسے لی گئی ہے ان آیات سے کہ اجماع حجت ہے، اس کے علاوہ اور بھی کچھ دلائل بیان کریں گے ان شاءاللہ۔

سوال: یہ اجماع کے دلائل ہیں قرآن اور سنت کے دلائل ہیں؟

جواب: قرآن اور سنت کے دلائل جو ہیں کہ قرآن اور سنت جو ہے دلیل ہے بذات خود، تو اِن آیات میں یہ واضح پیغام ہے کہ قرآن اور سنت جو ہے دلیل ہے اور اس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

اور ان تمام آیات کی جو دلالت ہے بالکل واضح ہے (واضح دلالت ہے) یعنی اگر تمہارا کوئی اختلاف تنازع ہو جائے کسی چیز میں تو وہ کون سی چیز ہے جس کی طرف ہم اس معاملے کو لوٹائیں گے اور ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا؟ یعنی وہ کون سی دلیل ہے جس پر ہم اس مسئلے کو تولیں گے اور دیکھیں گے کون صحیح کون غلط ہے کیا فرمایا؟

1-﴿فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾: ﴿إِلَى اللَّهِ﴾: یعنی کتاب اللہ۔

اور ﴿وَالرَّسُولِ﴾ سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فیصلے کیا کرتے تھے اور وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی طرف معاملات کو واپس لوٹایا جائے گا۔

2-اطاعت کی بات آئی: ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾: اگر دلالت نہیں ہے قرآن اور سنت کی پھر اطاعت کس چیز کی ہے؟ یہ دونوں لازم اور ملزوم ہیں۔

3-پھر جو کچھ تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے دیں وہ لے لو جس چیز سے منع کریں اُس سے رُک جاؤ اس کا کیا مطلب ہے؟"جو کچھ بھی ہیں "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو کیا دیا ہے؟قرآن اور سنت ہے اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

4-اور﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ اس میں کس چیز کی دلالت ہے؟سنت بنیادی طور پر کہ جس نے بھی پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی اطاعت کی ہے تو یقیناً اُس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی ہے۔

اور پھر قرآن مجید میں کئی جگھوں پر آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو فرمان ہے اس کی بنیاد وحی ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم:3-4): جب وحی ہے تو پھر دلیل ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ) بڑی خطرناک بات ہے!: جس نے بھی سنت کا انکار کیا کہ اصولی طور پر سنت دلیل ہے تو یقیناً اُس نے قرآن مجید کا انکار کیا ہے کیونکہ قرآن مجید بھی اصولی طور پر دلیل ہے (وجہ کیا ہے؟کیونکہ دونوں لازم اور ملزوم ہیں دونوں وحی ہیں اللہ تعالی کی طرف سے)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس نے یہ کہا یا جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سنت کی طرف نہیں لوٹا جائے گا احکام شرعیہ کے تعلق سے تو ایسا شخص جو ہے کافر اور مرتد ہے اسلام سے کیونکہ اس نے جھٹلایا ہے اور انکار کیا ہے قرآن مجید کا کیونکہ قرآن مجید نے کئی جگھوں پر سنت کو اصول بنایا ہے جس کی طرف معاملات کو لوٹایا جاتا ہے یا سنت کی طرف واپس لوٹا جاتا ہے۔

شیخ صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ جس نے سنت کا انکار کیا ہے کہ سنت دلیل نہیں ہے صرف قرآن ہی دلیل ہے جیسا کہ یہ باطل فرقہ موجود ہے جو اپنے آپ کو قرآنی کہتا ہے اگر واقعی قرآن پر عمل کرنے والے ہوتے تو یہ یقیناً سنت پر بھی عمل کرنے والے ہوتے، یہ محض ایک دعویٰ ہے "کہ ہم قرآن مجید پر صحیح عمل کرنے والے ہیں اور باقی جتنے بھی گروہ ہیں وہ گمراہ ہیں انہوں نے قرآن مجید پر صحیح عمل نہیں کیا ہے کیونکہ وہ سنت کو بھی دلیل سمجھ کر یا اصول سمجھ کر اس پر عمل کرتے ہیں اور دلالت اس سے حاصل کرتے ہیں"۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص جو سنت کو دلیل نہیں مانتا "کہ صرف قرآن مجید ہی ہے سنت کوئی دلیل نہیں ہے" وہ مرتد ہے۔ کیوں مرتد ہے؟کیونکہ اس نے قرآن مجید کی ان تمام آیات کا انکار کیا ہے اور جھٹلایا ہے

جن آیات میں سنت کو بطور دلیل بیان کیا گیا ہے کہ سنت بھی دلیل ہے اسے بھی تم لازم پکڑو؛ اور قرآن مجید میں کئی آیات ہیں چند کا ذکر تو ابھی ہوا ہے اور ان سے بھی کہیں زیادہ آیات ہیں قرآن مجید میں۔

یہ تو ایک بنیادی بات ہے اصل بات اجماع کی ہو رہی تھی شیخ صاحب فرماتے ہیں اجماع کی دلیل کہ اجماع بھی اصل ہے جس کی طرف احکام شرعیہ کو لوٹایا جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے سب سے پہلی بات کہ اجماع موجود ہے یا موجود نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر بات ہی ختم ہے، اگر ہے تو اس کی دلالت دیکھنی پڑے گی کہ دلیل کیا ہے اس کی۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اجماع موجود نہیں ہے اِلا یہ کہ اُن مسائل میں جن میں نص موجود ہو اور اگر ایسا معاملہ ہے تو پھر ہم نص کو لیں گے اور نص ہی کافی ہو گا اجماع سے۔

اب مثال سے بات آسان ہو جائے؛ مثال کے طور پر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ علماء کا اجماع ہے فرض نمازیں پانچ ہیں صحیح ہے یا غلط ہے؟ اجماع ہے کہ نہیں؟ صحیح ہے۔

لیکن ان پانچ فرض نمازوں کی جو فرضیت ہے وہ کس چیز سے ثابت ہے؟ نص سے (نص یعنی قرآن اور سنت سے ثابت ہے)۔

اور اسی طریقے سے علماء جو ہیں اُن کا اجماع ہے کہ زنا حرام ہے زنا کی حرمت پر تمام علماء کا اجماع ہے یہ بات صحیح ہے کہ نہیں؟ صحیح ہے۔ لیکن زنا کی حرمت جو ہے وہ کس چیز سے ثابت ہے؟ نص سے ثابت ہے۔

اسی طریقے سے ذوات المحارم کا نکاح (جو محرم والی ہیں) جیسے ماں بہن وغیرہ جو ہیں اُن سے شادی کرنا نکاح کرنا حرام ہے اس پر اجماع ہے اور اس پر بھی نص موجود ہے۔

شیخ صاحب کیا کہہ رہے ہیں پتہ ہے؟ شیخ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جن مسائل میں علماء کا یہ قول ہے اب اجماع موجود ہے کہ نہیں؟ بعض علماء نے کہا ہے کہ اجماع موجود ہے لیکن اُن مسائل میں جن میں نص بھی ہے تو ایسے معاملے میں ہم نص کو لیں گے وہی ہمارے کافی ہو گا اجماع کی ضرورت نہیں پڑے گی ہمیں۔

اور اِن تمام مثالوں میں جو ابھی میں نے بیان کی ہیں اِن میں نص بھی ہے اجماع بھی ہے اور شریعت کے بہت سارے مسائل میں نص بھی ہے اجماع بھی ہے۔ تو علماء کا یہ گروہ کہتا ہے کہ جب نص اور اجماع موجود ہے تو ہمارے لیے نص کافی ہے اجماع کی ہم بات کیوں کریں؟ وہی کافی ہے ہمارے لیے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اس لیے "ولهذا قال الإمام أحمد: من ادعى الإجماع؛ فهو كاذب" (جس نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے وہ شخص جھوٹا ہے) "وما يدريه لعلهم اختلفوا؟" (اسے کیا پتہ (یعنی اُس شخص کو) ہو سکتا ہے کہ اُن کا آپس میں اختلاف ہوا ہو؟)۔

اس أثر کو عبد اللہ بن الامام احمد رحمہ اللہ نے اپنی "مسائل" میں بیان کیا ہے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی أعلام الموقعین میں اس أثر کو نقل کیا ہے۔

مطلب کیا ہے اس جملے کے ظاہر سے کیا آتا ہے؟ کہ امام احمد بن حنبل اجماع کے قائل نہیں ہیں۔

یہ بات درست ہے؟ کوئی جانتا ہے بات صحیح ہے یا غلط ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ أثر ہے شرح عقیدۃ واسطیۃ میں شیخ ابن عثیمین نے اس اثر کو بیان کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے اسے کیا پتہ ہو سکتا ہے کہ ان کا آپس میں اختلاف ہوا ہو کیا اس کی یہ بات درست ہے کہ امام احمد بن حنبل اجماع کا انکار کرنے والے تھے یا قائل نہیں تھے؟

جواب کیا ہے نہیں ہیں یا ہیں یا پتہ نہیں ہے؟ اجماع کے قائل ہیں کہ نہیں ہیں امام احمد بن حنبل؟

سوال واضح ہے تین آپشن (Option) ہیں: یا قائل ہیں، یا نہیں ہیں، یا پتہ نہیں ہے؛ پتہ نہیں ہے۔

ایک کامن سینس (Common Sense) کی بات ہے کہ امام بن حنبل رحمہ اللہ نے کسی مسئلے میں اجماع نقل کیا ہے کہ نہیں؟ پوری فقہ ہے نا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی؟ فقہ حنبلی پوری ہے نا کیا کہیں پر ایک مسئلے کا اجماع نہیں نقل کیا گیا؟ فقہ حنبلی میں اجماع موجود ہے کہ نہیں؟ ہے (فقہ حنبلی میں ہے یہ تو پکی بات ہے)۔ کیا امام احمد بن حنبل سے بھی اجماع نقل ہے کہ نہیں کہ اس مسئلے میں اجماع ہوا ہے امام صاحب نے فرمایا ہو کہ اس مسئلے میں اجماع ہے کبھی سنا ہے آپ نے نہیں سنا؟ ہونا چاہیے۔

یہ آپشنل (Optional) واجب ہے جو کرنا چاہتا ہے تو علم میں اضافہ ہوگا سب کے لیے نہیں ہے یہ، جو کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں اور دیکھیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کن مسائل میں اجماع کو نقل کیا ہے۔

کیا فائدہ ہوگا اس بات سے؟

جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اس جملے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ وہ اجماع کے قائل نہیں تھے تو پھر اُن کے سامنے یہ ثبوت رکھ دیئے جائیں گے کہ اُن کی فقہ میں یہ اجماع موجود ہے اور اُن کی فقہ میں یہ اجماع اُن ہی کی طرف یعنی ایک تو فقہ میں کسی اور نے اجماع نے نقل کیا ہے لیکن جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اپنی طرف سے اجماع ہو کہ امام صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اس مسئلے میں اجماع ہے یہ کافی ثبوت ہے کہ اجماع کے قائل تھے انکار نہیں کرتے تھے۔

دوسرا سوال آتا ہے کہ اس جملے سے کیا مراد ہے؟ کیا مراد ہے اس جملے سے آگے سنیں بڑی پیاری بات ہو رہی ہے پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: "والمعروف عند عامة العلماء أن الإجماع موجود": اور معروف بات جو ہے (عامۃ العلماء سے مراد اکثر علماء) عمومی طور پر علماء کے نزدیک یہ بات معروف ہے کہ اجماع موجود ہے اور یہ دلیل ہے کہ اجماع ثابت ہے قرآن سے اور سنت سے۔

اجماع موجود بھی ہے اور اجماع ثابت بھی ہے قرآن سے اور سنت سے یہ قول کس کا ہے عامۃ العلماء یا عامۃ الناس کا ہے؟ عامۃ الناس کا قول معتبر نہیں ہوتا، عامۃ العلماء کا قول معتبر ہوتا ہے۔

اب دلائل دیکھیں قرآن اور سنت سے کہ اجماع موجود ہے:

1- پہلی آیت سورۃ النساء آیت نمبر 59 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ إلي آخر الآية۔

ابھی میں نے کہا یہ آیت کس چیز کی دلیل ہے؟ کہ قرآن اور سنت دلیل ہے۔

ابھی اسی آیت کو میں اجماع کے لیے دلیل پیش کر رہا ہوں صحیح ہے نا؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "فإن قوله: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ﴾": اس آیت کے حصے میں یہ دلالت ہے کہ جس پر ہمارا اجماع ہے اس کو نہیں واپس کیا جائے گا قرآن اور سنت کی طرف۔

بات تنازع کی ہو رہی ہے نا تنازع ہے اختلاف ہوا ہے تو کیا کرو؟ لوٹاؤ واپس قرآن اور سنت کی طرف۔

اگر تنازع نہیں ہے اختلاف نہیں ہے تو کیا کرو؟ پھر اگر ضرورت نہیں ہے تو کیا مطلب ہے؟ وہی دلیل ہے، اگر اجماع ہو گیا تمہارا اختلاف کسی مسئلے میں ہوا نہیں ہے واپس نہیں لوٹایا قرآن اور سنت کی طرف مطلب تمہارا یہ قول جو ہے اس پر تمہارا اجماع ہے اور یہ قول بذات خود جو ہے یہ دلیل ہے اور یہ کافی ہوگا، اجماع سے کافی ہو گا شیخ صاحب فرماتے ہیں لیکن شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وهذا الإستدلال فيه شيء!!": اس استدلال میں کچھ ہے۔

یعنی شیخ صاحب کے نزدیک (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے نزدیک) اس آیت میں اجماع کی دلیل قوی نہیں ہے مطلب یہ ہے اور بعض علماء نے اسے قوی دلیل بیان کیا ہے۔ بہرحال تو یہ دلیل ہے۔

2- دوسری دلیل سورہ النساء آیت نمبر 115 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾﴾۔

"فقال" (شیخ صاحب فرماتے ہیں) ﴿ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴾: یہ شاہد ہے اس آیت میں سے کہ اجماع دلیل ہے اجماع اصول ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے علم اور دین میں۔

کہاں پر دلالت سے آیت کے اس حصے میں ؟ دیکھیں مشاقت کب ہوئی ﴿ وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ ﴾؟ مشاقت کس چیز کو کہتے ہیں ؟ اختلاف کو نہیں کہتے شدید اختلاف کو کہتے ہیں "شق" مسئلے کو الگ الگ کر دیتا ہے، یعنی ایک طرف دور، دو چیزیں آپس سے دور ہو گئی ہیں مشاقۃ ہوا ہے؛ جس نے بھی مشاقت کی ہے شدید اختلاف کیا ہے رسول سے (علیہ الصلاۃ والسلام)۔

کوئی سوچ سکتا ہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے شدید اختلاف کرے گا؟! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے شدید اختلاف کرے گا؟!

﴿ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ ﴾: اس کے بعد کہ اسے ہدایت واضح ہو گئی۔

ہدایت کا راستہ واضح ہو گیا حق اسے پتہ چل گیا ہے لیکن پھر بھی مشاقت ہوئی ہے عجب بات یہ ہے!

ہدایت کا جاننے کے بعد مشاقت کیوں ہوئی؟ کس بنیاد پر مشاقت ہوئی وجہ کیا تھی؟ ﴿وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ﴾: کیونکہ اس نے اتباع کی ہے اس راستے کی جو مومنوں کا راستہ نہیں ہے۔

کیا ایک مومن کا راستہ اس سے مراد ہے جس پر ایک مومن چلتا ہے یا دو یا دس یا بیس یا تمام کا ذکر ہے؟ ﴿سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴾: جمع مذکر سالم ہے، اور یہ قاعدہ یاد رکھیں یہ منہج السلف کی بنیادی دلیل ہے کہ جس نے بھی سبیل المؤمنین کے علاوہ کسی اور راستے کو اپنایا ہے وہ گمراہ ضرور ہوا ہے، اگر گمراہ ہوا ہے تو پھر مشاقت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ لازم اور ملزوم ہے یہ ہو کر رہتا ہے، سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ آپ ایک راستہ جو راہ راست سے الگ ہے جدا ہے وہ راستہ اختیار کریں اور آگے وہ راستہ کبھی سیدھا ہو!

سیدھا راستہ ایک ہی بس اس سے علاوہ جو بھی راستے نکلتے ہیں دائیں اور بائیں وہ کبھی سیدھے راستے کی طرف واپس لوٹ نہیں سکتے جب تک کہ اس راستے کو چھوڑا نہ جائے، گمراہی کے راستے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ تو ﴿سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴾ میں واضح دلالت ہے کہ جن مسائل میں اجماع ہے ان مسائل کو لیا جاتا ہے تسلیم کیا جاتا ہے چھوڑا نہیں جاتا ہے۔

3- پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): اور اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے یعنی دلیل لی ہے اُن علماء نے جو کہتے ہیں کہ اجماع موجود ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ"۔

اس حدیث کو ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے صحیح حدیث ہے یہ جبکہ علماء کا اختلاف ہے اس کی صحت پر لیکن صحیح حدیث ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو بعض علماء نے حسن کہا ہے اور بعض نے اسے ضعیف کہا ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس کے متن کا شاہد ہے قرآن مجید کے نصوص میں۔

قرآن مجید میں جتنی آیات کا ذکر کیا ہے اُن میں یہ ثبوت ہے کہ اجماع دلیل ہے اور اصولاً اس پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اس حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے اُن کے نزدیک جو کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے سند کے اعتبار سے لیکن جو قول راجح ہے وہ یہی ہے کہ یہ حدیث جو ہے صحیح ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: جمہور امت اس چیز پر ہے کہ اجماع ایک مستقل دلیل ہے اور ہم جب کسی مسئلے کو دیکھتے ہیں جس پر اجماع ہے تو ہم اسے اس اجماع کی بنیاد پر ثابت کر دیتے ہیں۔

پھر آخر میں شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ مصنف یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس جملے سے ان کا یہ مقصد ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اجماع اہل سنت حجت ہے (اہل سنت کا اجماع حجت ہے)۔

اب واپس آتے ہیں شروع میں شیخ صاحب نے جو بات کی ہے کہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ جن مسائل میں نص اور اجماع ہے تو ہم نص کو لیں گے اجماع کی ضرورت نہیں پڑے گی ہمیں، اب یہ بات واضح ہوئی ہے کہ جن مسائل میں نص نہیں ہے کیا اجماع دلیل ہے کہ نہیں؟ کیا اس مسئلے کو اجماع کی بنیاد پر ثابت کیا جاتا ہے کہ نہیں؟ ثابت کیا جاتا ہے اب بات واضح ہو گئی ہے۔

سوال: وہ کون سے مسائل ہیں جو صرف اجماع سے ثابت ہیں ان میں کوئی نص نہیں ہے؟

جواب: یہ ربیع الاوّل کا مہینہ ہے اس میں نص ہے کہ یہ ربیع الاوّل کا مہینہ ہے اجماع ہے یہ۔

سوال: کس چیز پر اجماع ہے؟

جواب: کہ ربیع الاوّل کا ہی مہینہ ہے یہ۔

سوال: اس وقت یہ کون سی تاریخ ہے کون سا مہینہ ہے؟

جواب: نومبر کا مہینہ ہے 14 تاریخ ہے (ربیع الآول کا مہینہ ہے)۔

مہینے پر اجماع ہے تاریخ پر بھی اجماع ہے اجماع سے کیا مراد ہے؟ یہ جو کلینڈر ہے اس سے ثابت نہیں ہوتا؟ کلینڈر سے ثابت ہوتا ہے کہ نہیں؟ اس میں اصول جو ہے وہ چاند کے دیکھنے کا ہے کہ جب چاند دیکھا گیا ہے اگر ایک شخص نے بھی دیکھ لیا ہے تو وہ ایک

رمضان کے لیے خاص ہے، اگر گواہی بھی آگئی ہے اگر چاند کو دیکھ لیا گیا ہے اور مہینے کی ابتداء ثابت ہوگئی ہے، تو میرا سوال یہ نہیں ہے میرا سوال یہ ہے کہ وہ کون سے شرعی مسائل ہیں (بات آسان کر دوں) جو صرف اجماع سے ثابت ہیں جن میں کوئی نص نہیں ہے؟اور جو اجماع کے منکر ہیں وہ آج تک لاجواب ہیں اور جوابدہ ہیں کہ ان لوگوں نے ان مسائل کو کیسے لیا ہے اور ان لوگوں کو مخالفین نے بھی لیا ہے اور مانتے بھی ہیں ان کے پاس کوئی اور چارہ ہے ہی نہیں یاد ہے مجھے وہ مسائل چاہیئں؟

1-ایک یہ ہے کہ اس وقت جو قرآن موجود ہے زیر زبر ہے کہ نہیں؟جب نازل ہوا تھا زیر زبر تھے لکھے ہوئے؟ویسے تو ہیں زیر زبر تلفظ میں زیر زبر شروع سے ہیں اس کی بات نہیں ہو رہی، زیر زبر قرآن مجید کا کیونکہ عربی زبان بغیر زیر زبر کے تلفظ ہو ہی نہیں سکتا بات لکھنے کی ہو رہی ہے جسے تشکیل بھی کہتے ہیں، جو لکھا ہوا قرآن مجید ہے جیسے لکھا گیا تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس وقت اور پھر جمع کیا گیا سیدنا ابو بکر صدیق کے زمانے میں پھر سیدنا عثمان کے زمانے میں اس وقت جو الفاظ لکھے جاتے تھے ان میں نقطے نہیں تھے اور ان میں زیر زبر بھی نہیں تھا۔

جو موجودہ قرآن مجید ہے ان میں نقطے بھی ہیں اس میں زیر زبر بھی ہیں کس بنیاد پر یہ قرآن ثابت ہے آج؟اجماع دلیل ہے۔اس کے علاوہ کوئی اور دلیل ہے؟کوئی نہیں ہے اجماع ہی ہے۔

2-سورتوں کی ترتیب قرآن مجید میں اس پر کیا ہے؟

سب سے پہلی وہ کون سی سورۃ ہے جو نازل ہوئی ہے؟سورۃ العلق کی ابتدائی آیات: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۱﴾ (العلق:1)۔

موجودہ قرآن مجید میں سب سے پہلی سورۃ کون سی ہے؟سورۃ الفاتحہ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا نازل ہوا ویسے جمع موجود نہیں ہے کتابی شکل میں کیا دلیل ہے کہ موجودہ قرآن مجید جو ہے اس کی ترتیب یہی ہے اور ثابت ہے؟نص میں ہے؟نص میں کیا آیا ہے؟نص میں تو اس کے خلاف آیا ہے نص میں کیا آیا ہے؟کہ ابتداء جو سب سے پہلی وحی ہے، پھر کون سی، پھر کون سی، آپ صرف گن کے ابتدائی پانچ چھ سورتیں بتا سکتے ہیں، بعد میں کچھ آیات نازل ہوئی ہیں ان کا آپ بتا سکتے ہیں؛ یہ ساری کی ساری 114 سورتیں جو ہیں ان کی ترتیب کی دلیل کیا ہے؟

اجماع کتنے ہوگئے؟

- سورتوں کی ترتیب۔
- قرآن مجید کے اعراب۔

اس میں جو کہتا ہے جو اجماع کے منکر ہیں ان کے پاس کیا جواب ہے کہ یہ موجودہ قرآن مجید جو ہے اس کی ترتیب صحیح ہے ان کے پاس کیا دلیل ہے؟

تو پھر اجماع حجت ہے کہ نہیں؟ ورنہ پھر وہ اپنا قرآن بنائیں اس میں وہی سورتوں کی ترتیب دیں جو نصوص میں آئی ہیں اور یقیناً ابتدائی 10 سورتوں سے آگے نہیں جاسکیں گے یا 20 سورتوں سے آگے کی جو سورتیں ہیں، ہم 114 سورتوں کی بات کر رہے ہیں۔

سوال: ان سورتوں کی ترتیب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآل وسلم کے زمانے میں ہوئی؟

جواب: نہیں، آیات کی ترتیب نص سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام جب وحی نازل ہوتی تو صحابہ جو کتاب الوحی تھے ان کو حکم دیتے تھے کہ اس آیت کو اس سورۃ میں یا اس آیت کے بعد یا آگے پیچھے اس طریقے سے لکھیں یا اس آیت کے بعد لکھیں تو وہ لکھ دیتے تھے۔

بعض آیات میں ہے بعض سورتوں میں ہے نام بھی ہے ترتیب بھی ہے لیکن اجماع جس چیز پر ہوا ہے وہ یہ ترتیب جو اس وقت موجود ہے کیونکہ آپ کو پتہ ہوگا ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک مرتبہ سورۃ البقرۃ پڑھی پھر النساء پڑھی پھر آل عمران پڑھی تو ترتیب اس وقت کیا ترتیب تھی؟

دیکھیں نا اس لیے علماء کہتے ہیں "انتکاس": کیا کوئی شخص جو بعد میں ترتیب دی سورۃ کو نماز کے دوران پہلی رکعت میں پڑھ سکتا ہے کہ نہیں؟ یعنی سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص یا سورۃ الفلق اور سورۃ الناس؟

آسان کر دیتے ہیں کہ آپ دو رکعت پڑھ رہے ہیں سنت ہم ترتیب کیسے پڑھتے ہیں؟ پہلے فلق پھر ناس پڑھتے ہیں (معوذتین)۔ اگر کوئی پہلے ناس پڑھے پھر فلق پڑھ لے؟ پڑھ سکتا ہے لیکن افضل کیا ہے؟ افضل ترتیب ہے نماز ہو جائے گی (افضل ترتیب ہے)؛ وجہ کیا ہے؟ کیونکہ ہمارے پاس دلیل کیا ہے؟ اجماع ہے۔ تو قرآن کی موجودہ جو ترتیب ہے اس پر بھی اجماع ہے۔

3-اور قرآن مجید کو جمع کرنا کتابی شکل میں۔

میں آسان کر دوں کہ قرآن مجید کے تعلق سے تین اجماع ہیں پہلا تو اعراب والا بتایا ہے دوسرا ترتیب والا بتایا ہے ان دونوں سے پہلے کیا ہے؟ قرآن جب جمع ہوا ہے ایک کتابی شکل میں یعنی پہلے صحیفے تھے الگ الگ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صحیفے تھے ان کو جوڑ دیا تھا اب کتابی شکل میں قرآن مجید جو اس وقت موجود ہے اس پر صحابہ کا اجماع ہے کہ نہیں؟ اجماع ہے۔

4-اور آپ نے کیا بتایا اس کے علاوہ؟ جمعہ کی جو پہلی آذان ہے۔

5-سوال: مسلمان ملک میں چرچز (Churches) کو بنانا یہود کے جو سینیگاگ (Synagogue) ہیں ان کو؟

جواب: ان کی تعمیر عبادت گاہیں بنانا جو ہے؟ میں نہیں جانتا اس پر اجماع ہے؟ شیخ ابن تیمیہ نے اجماع نقل کیا ہے؟ ہاں، (بارک اللہ فیک، جزاک اللہ خیر)۔

6-قہقہہ جو نماز میں ہے اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اس کی کیا دلیل ہے؟ اس پر اجماع ہے (بارک اللہ فیک)۔

7-أضحیۃ میں وہ کون سی چار ہیں جن کا ذکر ہوا ہے حدیث میں کہ قربانی جائز نہیں ہے؟ کانے کا ذکر ہے، لنگڑے کا ذکر ہے، بیمار کا ذکر ہے، اور جو کمزور بہت زیادہ لاغر ہو۔

اندھی بکری کی قربانی جائز نہیں ہے اس پر کیا ہے؟ اس پر اجماع ہے، اور من باب اولی، قیاس اولی بھی کہتے ہیں اسے اور اجماع بھی اس میں ہے۔

کسی کا رول پلے (Role play) بالکل یہ جائز نہیں ہے صحابہ کا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو یا کسی کا بھی۔

اس میں کئی مسائل ہیں اور بھی تقریباً 10 سے زیادہ مسائل ہیں ان پر کبھی بات کریں گے ان شاء اللہ۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ):

"وهم يزنون بهذه الأصول الثلاثة جميع ما عليه الناس من أقوال وأعمال باطنة أو ظاهرة مما له تعلق بالدين" (اور تولتے ہیں (یعنی اہل سنت والجماعت جو ہیں) ان تین اصولوں سے وہ تمام چیزیں جن پر لوگ قائم ہیں چاہے اقوال ہوں یا اعمال ہوں باطنی ہوں یا ظاہری ہوں جن کا تعلق دین سے ہے (کوئی بھی دینی مسئلہ ہو لوگوں کے اقوال اور اعمال میں سے ظاہری ہوں یا باطنی ہوں اُن تمام اقوال اور اعمال کو تولتے ہیں ان تین اصولوں پر))۔

اصول الثلاثہ سے مراد شیخ صاحب فرماتے ہیں: کتاب اور سنت اور اجماع ہے، اور اہل سنت والجماعت ان تین اصولوں پر تمام مسائل کو تولتے ہیں، اگر یہ مسئلہ جو ہے جو لوگوں کا قول و فعل ہے وہ قرآن اور اجماع کے مطابق ہے تو وہ حق ہے (اگر اس کی دلیل موجود ہے تو وہ حق ہے) اور اگر اس کے خلاف ہے تو وہ باطل ہے۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ اجماع جو منضبط ہے یہ وہ اجماع ہے جس پر سلف الصالح قائم تھے کیونکہ اُن کے بعد میں کثرت سے اختلاف ہوا اور امت منتشر ہو گئی ہے (یعنی امت پھیل گئی)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ اجماع جس کا احاطہ کیا جاسکے اسے ضبط بھی کیا جاسکے یہ وہ اجماع ہے جس پر سلف الصالح قائم تھے اور یہ وہ لوگ ہیں جو پہلے بہترین تین زمانے میں تھے، صحابہ، تابعین اور اتباع التابعین۔

کیوں وجہ کیا ہے؟ کیونکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ان تین بہترین زمانوں کے بعد اختلاف زیادہ ہوا اور پھر امت بھی منتشر ہو گئی یعنی بہت سارے لوگ جو ہیں مختلف جو ممالک تھے اس وقت تعداد میں بھی بڑھ گئے اور لوگ بھی الگ الگ اور دور ہو گئے اور خواہشات نفس نے بھی اس میں جگہ کر لی اور فرقے فرقے بھی لوگوں میں مختلف نئے وجود میں آئے اور یہ تمام حق کو بھی نہیں لینا چاہتے تھے۔

وہ جیسے بھی تھے جو اہل باطل تھے اہل بدعت تھے ان کے اقوال بھی تھے تو امت میں جو ہے تفرقہ بھی پڑ گیا اختلاف بھی ہو گیا اور اقوال بھی مختلف وجود میں آئے، اور جب امت منتشر ہو گئی اور الگ الگ ہو گئے اور دور دراز علاقوں میں چلے گئے تو پھر اُن کا احاطہ کرنا یعنی اُن کے اقوال کا احاطہ کرنا کہ اس مسئلے میں اجماع ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے یا کس نے اختلاف کیا ہے کس نے نہیں کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ بہت ہی مشکل معاملہ تھا "من أصعب الأمور"؛ سب سے زیادہ مشکل اُمر تھا۔

یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یہ کہنا چاہتے ہیں یہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے سلف الصالحین اور تین بہترین زمانوں کے بعد اس کے اجماع کا دعویٰ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ اجماع جو منضبط ہے یہ وہ اجماع ہے جس پر سلف الصالحین قائم تھے اور کیا یہ ممکن ہے کہ اختلاف کے بعد اجماع ہو؟!

یعنی اگر اُن کا اختلاف ہے سلف الصالحین کے زمانے میں کسی مسئلے میں اور بعد میں آکر اجماع ہوا ہے ممکن ہے؟

ممکن ہی نہیں ہے!

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اجماع ممکن نہیں ہے سابق اختلاف کی موجودگی میں اور کوئی عبرت نہیں ہے اختلاف کے اجماع کے ہونے کے بعد۔

جب اجماع ثابت ہو جائے کسی مسئلے میں اس کے بعد اگر بعد میں آکر لوگ اختلاف کرتے ہیں تو ان کا اختلاف معتبر نہیں ہے اور اگر اجماع کسی مسئلے میں نہیں ہے بہترین جو گزرے ہوئے تین زمانے ہیں تو بعد میں آنے والے لوگ اس پر اجماع نہیں کر سکتے اسی مسئلے میں، ہاں کوئی نیا مسئلہ ہے تو الگ بات ہے لیکن ایک مسئلہ موجود ہے امت میں اور بہترین تین زمانوں میں اس پر اجماع نہیں ہے تو بعد میں اس پر اجماع نہیں ہو سکتا، اور اگر جس مسئلے میں ان کا اجماع ہو چکا ہے تو بعد میں آنے والے زمانوں میں اس اجماع کی مخالفت نہیں ہو سکتی یہ قاعدہ ہے۔

اب ایک بات جو رہ گئی تھی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اس جملے سے "کہ جس نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے" سے کیا مراد ہے؟ اب سمجھ آئی بات؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کیا موقف ہے اجماع کے تعلق سے؟ کوئی اگر یہ آکر کہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اجماع کو نہیں مانتے بات صحیح ہے یا غلط ہے؟ تفصیل ہے نا اس میں۔

کس چیز کے قائل تھے؟ وہ اجماع جو سلف کے زمانے میں تھا بس اُس کے بعد کے قائل نہیں ہیں۔

کس چیز کے قائل نہیں ہیں نئے مسئلے میں یا اُس مسئلے میں جو اس وقت تھا؟ جو موجود تھا وہ تھا۔

بعد میں (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں) کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے یعنی آج کے زمانے میں کوئی کہے اجماع ہے کیسے ممکن ہے؟! یعنی کس ملک کے کس عالم نے اختلاف کیا ہے کہ نہیں کیا کیسے جان سکتے ہیں مشکل ہے نا!

یعنی ساری امت کا اجماع کیا ہوتا ہے؟ کہ ایک ہی زمانے کے لوگوں کا کسی مسئلے میں کنسینسز (Consensus) اجماع ہو جائے صحیح ہے یا غلط ہے جس چیز پر بھی ہو جائے؟ اب کیونکہ امت منتشر ہے یعنی اس زمانے میں دیکھیں کہ لوگ کم تھے جگہ بھی محدود تھی اور بہترین زمانے تھے اور علم کا زمانہ تھا سند کا زمانہ تھا کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں تھی، کوئی مسئلہ ہو جاتا تھا پتہ چلتا تھا کہ فلاں نے اختلاف کیا ہے فلاں عالم نے اختلاف کیا ہے پتہ چل جاتا تھا، یا کس نے اختلاف نہیں کیا ہے یہ پتہ بھی چل جاتا تھا جبکہ اس وقت وسائل بہت کم تھے اور مسائل بہت زیادہ تھے، آج ہمارا اُلٹ ہے کہ وسائل ہمارے پاس بہت زیادہ ہیں اس کے باوجود بھی اجماع کا منضبط کرنا بہت مشکل ہے۔

اس لیے نتیجہ کیا نکلا کیا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اجماع کے منکر ہیں یا قائل نہیں ہیں؟ نہیں! اجماع کے قائل بھی ہیں، ان کے علاوہ بھی کیونکہ بعد میں آئے ہیں نا جو بعد میں آئے ہیں جو فقہاء ہیں انہوں نے بھی یہ کیا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی اجماع کے قائل ہیں منکر نہیں ہیں۔

اجماع کا انکار کرنے والے کچھ لوگ موجود ہیں اس لیے شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ بعض علماء موجود، ان کا یہ قول مرجوح کے راجح نہیں ہے، اجماع بھی بطور دلیل تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ موقف ہے اہل سنت والجماعت کا۔

بعض اہل بدعت نے انکار کیا ہے اور اہل سنت میں سے بعض بہت کم لوگوں نے بعض مسائل میں اجماع کو نہیں مانا ہے لیکن جو قول صحیح ہے کہ اجماع حجت ہے۔

سوال: اگر کوئی انکار کرتا ہے اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اگر وہ شخص اہل سنت میں سے ہے تو اس کی اجتہادی غلطی تسلیم کی جائے گی اور اگر اہل بدعت میں سے ہے تو ویسے ہی بدعتی ہے اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (110.العقيدة الواسطية) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio